ماہنامہ

ای تعلیم
etaleem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

April 2026

بچوں کو مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سکھائیے

مطالعہ کا ذوق کیسے پیدا کیا جائے؟

سائبر سیفٹی اور بچوں کا آن لائن تحفظ

طلبہ کے کمزور پہلوؤں کی تشخیص	05
مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سکھایئے	08
اخلاقی تربیت میں کہانیوں اور رول ماڈلز کا کردار	12
ڈیجیٹل انقلاب اور جدید تدریس	16
سائبر سیفٹی اور بچوں کا آن لائن تحفظ	20
مطالعہ کا ذوق کیسے پیدا کیا جائے؟	24
کلاس روم میں روبوٹکس اور مصنوعی ذہانت کا کردار	27
تلاوتِ قرآن کے آداب	31
دیا یہ دیر تک جلتا رہے گا	32
ہم اجالوں کے پیغام بر ہیں	36
نتائج حسنِ اذان مقابلہ	37

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر 2۔اصغر حمید

3۔محمد سلیمان 4۔یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 200روپے

سالانہ سبسکرپشن: 2400روپے

5-E ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ، وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى
الْخَاشِعِينَ (سورہ البقرۃ، آیات 45،44)

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو؟ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ اور صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو۔ بے شک یہ (نماز) بڑی بھاری ہے، مگر ان لوگوں پر نہیں جو اللہ کی خشیت اختیار کرنے والے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر اس نے نمازوں کو مکمل کیا ہوگا (تو درست) ورنہ اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: دیکھو! کیا میرے بندے کے نامہ اعمال میں کوئی نفل ہیں؟ اگر نفل پائے گئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ان سے فرضوں کی کمی کو پورا کر دو۔“

(سنن نسائی 467)

فکرِ اقبالؒ — خودی سے قومی بیداری تک

اپریل کا مہینہ ہمیں ایک ایسے عظیم مفکر، شاعر اور محسنِ قوم کی یاد دلاتا ہے جس کی فکر نے برصغیر کے مسلمانوں کو نئی زندگی، نیا حوصلہ اور نئی سمت عطا کی۔ 21 اپریل 1938 کو علامہ محمد اقبالؒ اس دنیا سے رخصت ہوئے، مگر ان کا پیغام آج بھی زندہ ہے — دلوں کو گرما دینے والا، ذہنوں کو بیدار کرنے والا اور قوموں کو اٹھ کھڑا ہونے کا حوصلہ دینے والا۔

اقبالؒ صرف شاعر نہیں تھے، وہ ایک عہد ساز مفکر تھے جنہوں نے مسلمانوں کو ان کی اصل پہچان یاد دلائی۔ ان کا تصورِ "خودی" دراصل انسان کو اپنی حقیقت، اپنی قدر اور اپنی ذمہ داریوں کا شعور دیتا ہے۔ اقبال ہمیں سکھاتے ہیں کہ ایک زندہ قوم وہ ہوتی ہے جو اپنے اندر خود اعتمادی، جرات اور مقصدیت پیدا کرے۔ ان کے نزدیک غلامی صرف سیاسی نہیں بلکہ فکری بھی ہوتی ہے، اور اصل آزادی وہ ہے جو انسان کو سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی قوت دے۔

آج کے دور میں جب نوجوان نسل مختلف چیلنجز، فکری انتشار اور مقصدیت کی کمی کا شکار ہے، فکرِ اقبال پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ اقبال کا پیغام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کامیابی کا راستہ محنت، یقین اور مسلسل جدوجہد سے ہو کر گزرتا ہے۔ وہ ہمیں خواب دیکھنے کی دعوت دیتے ہیں، مگر ساتھ ہی ان خوابوں کو حقیقت بنانے کا حوصلہ بھی عطا کرتے ہیں۔

بطورِ محسنِ قوم، اقبالؒ نے ہمیں ایک ایسا نظریہ دیا جس نے پاکستان کے قیام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک الگ تشخص، ایک مشترکہ مقصد اور ایک روشن مستقبل کا تصور دیا۔ ان کی بصیرت نے ایک ایسی منزل دکھائی جس کی تعبیر ہمیں پاکستان کی صورت میں ملی۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال کو صرف شاعر نہیں بلکہ ایک قومی رہنما اور فکری معمار کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں اور اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کو فکرِ اقبال سے روشناس کروائیں۔ اقبال کا پیغام صرف نصاب تک محدود نہ رہے بلکہ طلبہ کی شخصیت، کردار اور سوچ کا حصہ بنے۔ اگر ہم اپنے نوجوانوں میں خودی، خود اعتمادی اور مقصدیت پیدا کر سکیں تو یہی اقبالؒ کے لیے حقیقی خراجِ عقیدت ہو گا۔

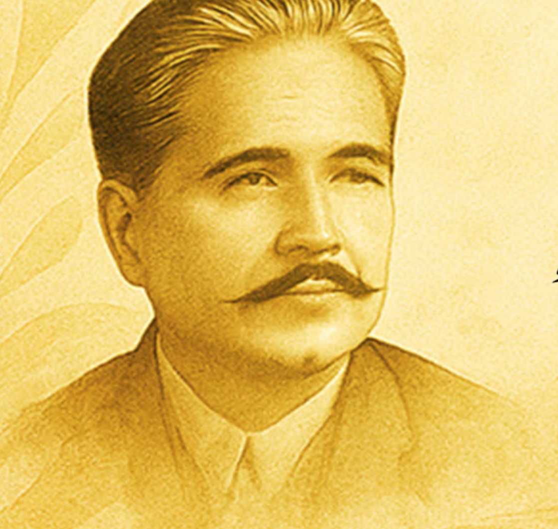

آخر میں، اقبالؒ کا یہ پیغام ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ:

"خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے"

آیئے، اس اپریل ہم عہد کریں کہ ہم فکرِ اقبال کو اپنی زندگیوں میں جگہ دیں گے، اپنے کردار کو مضبوط بنائیں گے اور ایک ایسی قوم کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں گے جو علم، عمل اور یقین کی بنیاد پر آگے بڑھے۔

اداریہ

مالک خان سیال

طلبہ کے کمزور پہلوؤں (Weak Areas) کی تشخیص

کارکردگی بہتر بنانے کے عملی طریقے

تعلیم کا بنیادی مقصد صرف نصاب مکمل کرنا نہیں بلکہ ہر طالب علم کی صلاحیتوں کو پہچاننا اور انہیں بہتر بنانے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ ہر کلاس میں طلبہ کی سیکھنے کی رفتار، ذہنی استعداد، دلچسپی اور پس منظر مختلف ہوتا ہے۔ بعض طلبہ کسی مضمون میں بہت اچھا کرتے ہیں جبکہ کچھ طلبہ اسی مضمون میں مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر ان کمزور پہلوؤں یعنی (Weak Areas) کمزور پہلوؤں کی بروقت نشاندہی نہ کی جائے تو یہ مشکلات وقت کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں اور طلبہ کی تعلیمی کارکردگی متاثر ہونے لگتی ہے۔

ایک مؤثر استاد وہ ہوتا ہے جو صرف نتائج دیکھنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ طالب علم کو مشکل کہاں پیش آرہی ہے۔ جب استاد طلبہ کی کمزوریاں پہچان لیتا ہے تو وہ بہتر منصوبہ بندی کے ذریعے ان کمزوریوں کو طاقت میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لیے اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کا باقاعدہ تجزیہ کریں اور ایسے عملی طریقے اختیار کریں جن سے ہر طالب علم کی کارکردگی میں بہتری لائی جا سکے۔

1۔ تشخیصی جائزہ (Diagnostic Assessment)

طلبہ کی کمزوریوں کو جانچنے کا پہلا قدم (Diagnostic Assessment) تشخیصی جائزہ ہے۔ اس کا مقصد صرف نمبر دینا نہیں بلکہ یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ طالب علم کو اصل مشکل کہاں پیش آرہی ہے۔

اساتذہ اس مقصد کے لیے:

- مختصر کوئز یا ٹیسٹ لے سکتے ہیں۔
- مختلف نوعیت کے سوالات شامل کر سکتے ہیں۔
- طلبہ کے جوابات کا تجزیہ کر کے کمزور موضوعات کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

اس عمل سے استاد کو واضح اندازہ ہو جاتا ہے کہ کن موضوعات یا مہارتوں پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

2۔ کلاس روم آبزرویشن (Classroom Observation)

بعض اوقات طلبہ کی کمزوریاں صرف ٹیسٹ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ ان کا اندازہ (Classroom Observation) کلاس روم مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ استاد کو چاہیے کہ:

- کلاس میں طلبہ کی توجہ اور دلچسپی کو نوٹ کرے۔
- یہ دیکھے کہ کون سا طالب علم سوال پوچھنے سے ہچکچاتا ہے۔
- گروپ سرگرمیوں میں طلبہ کی شمولیت کا مشاہدہ کرے۔

یہ مشاہدہ طلبہ کو اعتماد، سمجھ اور سیکھنے کے انداز کو جاننے میں مدد دیتا ہے۔

3۔ طلبہ سے گفتگو اور فیڈ بیک

طلبہ کے ساتھ براہِ راست گفتگو بھی ان کی مشکلات کو سمجھنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

اساتذہ طلبہ سے یہ سوالات کر سکتے ہیں:

- کون سا موضوع آپ کے لیے مشکل ہے؟
- پڑھائی کے دوران آپ کو کس مرحلے پر مشکل پیش آتی ہے؟
- آپ کس طریقے سے بہتر سیکھتے ہیں؟

اس طرح طلبہ کو اپنی مشکلات بیان کرنے کا موقع ملتا ہے اور استاد کو بہتر رہنمائی فراہم کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

4۔ غلطیوں کا تجزیہ (Error Analysis)

طلبہ کی غلطیاں دراصل سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہوتی ہیں۔ استاد غلطیوں کو سمجھنے کی کوشش کرے تو وہ اصل مسئلے تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً:

- اگر طالب علم ریاضی میں بار بار ایک ہی قسم کی غلطی کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بنیادی تصور واضح نہیں۔
- اگر تحریری مضامین میں کمزوری ہے تو زبان اور الفاظ کے استعمال پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس طریقے سے استاد تدریسی حکمت عملی کو بہتر بنا سکتا ہے۔

5۔ انفرادی رہنمائی (Individual Support)

ہر طالب علم کی سیکھنے کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔ اس لیے بعض طلبہ کو Individual Support انفرادی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اساتذہ:

- کمزور طلبہ کے لیے اضافی وضاحت فراہم کریں۔
- مختصر مشقیں دیں۔
- مشکل تصورات کو آسان مثالوں سے سمجھائیں۔

یہ انفرادی توجہ طلبہ کے اعتماد کو بڑھاتی ہے۔

6۔ چھوٹے گروپ میں تدریس (Small Group Teaching)

اگر کلاس میں کئی طلبہ ایک ہی موضوع میں کمزور ہوں تو انہیں Small Group Teaching چھوٹے گروپ میں تدریس کے ذریعے بہتر انداز میں پڑھایا جا سکتا ہے۔

اس طریقے میں:

- طلبہ کو چھوٹے گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
- استاد مخصوص کمزور موضوعات پر توجہ دیتا ہے۔
- طلبہ کو زیادہ سوال پوچھنے کا موقع ملتا ہے۔

7۔ والدین کے ساتھ رابطہ

طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں والدین کا کردار بھی اہم ہوتا ہے۔

اساتذہ:

- والدین کو طلبہ کی کمزوریوں سے آگاہ کریں۔
- گھر پر مطالعہ اور مشق کے لیے رہنمائی دیں۔
- مشترکہ حکمت عملی تیار کریں۔

اس تعاون سے طلبہ کو سکول اور گھر دونوں جگہ بہتر رہنمائی ملتی ہے۔

8۔ متنوع تدریسی طریقے (Varied Teaching Strategies)

ہر طالب علم کا سیکھنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ بعض طلبہ سن کر سیکھتے ہیں، بعض دیکھ کر اور بعض عملی سرگرمیوں کے ذریعے۔

اس لیے اساتذہ کو مختلف تدریسی طریقے استعمال کرنے چاہئیں جیسے :

- تصویری مواد
- عملی سرگرمیاں
- تعلیمی ویڈیوز
- گروپ ڈسکشن

اس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر ہو جاتا ہے۔

10۔ مثبت ماحول اور حوصلہ افزائی

طلبہ کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے مثبت ماحول نہایت ضروری ہے۔

استاد کو چاہیے کہ :

- طلبہ کی غلطیوں پر تنقید کے بجائے رہنمائی کرے۔
- چھوٹی کامیابیوں کو بھی سراہا جائے۔
- طلبہ کے اعتماد کو بڑھایا جائے۔

جب طالب علم خود کو محفوظ اور قابل محسوس کرتا ہے تو وہ زیادہ بہتر سیکھتا ہے۔

9۔ باقاعدہ جائزہ اور پیش رفت کی نگرانی

مطلبہ کی کارکردگی میں بہتری کے لیے **مسلسل جائزہ** (Continuous Assessment) ضروری ہے۔

اساتذہ کو چاہیے کہ :

- وقفے وقفے سے مختصر ٹیسٹ لیں۔
- طلبہ کی پیش رفت کا ریکارڈ رکھیں۔
- بہتری کی صورت میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

یہ طریقہ طلبہ کو محنت جاری رکھنے کی ترغیب دیتا ہے۔

خلاصہ

طلبہ کی کمزوریاں دراصل سیکھنے کے مواقع ہوتی ہیں۔ اگر استاد بروقت ان کی نشاندہی کرے اور مناسب تدریسی حکمت عملی اختیار کرے تو ہر طالب علم کی کارکردگی میں نمایاں بہتری لائی جا سکتی ہے۔ تشخیصی جائزہ، کلاس روم مشاہدہ، انفرادی رہنمائی، متنوع تدریسی طریقے اور مثبت ماحول وہ بنیادی عوامل ہیں جو طلبہ کی تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ایک کامیاب استاد وہ ہے جو صرف پڑھاتا نہیں بلکہ ہر طالب علم کی صلاحیت کو پہچان کر اسے آگے بڑھنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ جب اساتذہ طلبہ کی کمزوریوں کو سمجھ کر انہیں مضبوطی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہی عمل تعلیم کو حقیقی معنوں میں مؤثر اور بامقصد بنا دیتا ہے۔

یاسر نواز

مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سکھائیے

بچوں کی شخصی ڈویلپمنٹ کے لیے مفید ہدایات اور تجاویز

زندگی میں مشکلات، ناکامیاں اور چیلنجز ہر انسان کے سفر کا حصہ ہوتے ہیں۔ بچوں کی زندگی بھی اس حقیقت سے الگ نہیں۔ امتحانات میں ناکامی، دوستوں کے ساتھ اختلاف، گھر کے حالات یا کسی مقصد کے حصول میں مشکلات بچوں کی ذہنی اور جذباتی نشوونما پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ ایسے حالات میں والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو صرف تعلیمی علم ہی نہ دیں بلکہ انہیں زندگی کے مسائل کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی سکھائیں۔ اگر بچوں کو ابتدائی عمر میں ہی صبر، حوصلہ اور مثبت سوچ کی تربیت دی جائے تو وہ مستقبل میں مضبوط اور بااعتماد شخصیت کے مالک بن سکتے ہیں۔

مشکل وقت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کیوں ضروری ہے؟

بچوں میں مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ان کی شخصیت سازی کا اہم حصہ ہے۔ جب بچوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور انہیں ہمت اور دانشمندی سے حل کیا جا سکتا ہے تو ان میں خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے بچے جو چیلنجز کا مقابلہ کرنا سیکھ لیتے ہیں وہ ناکامی سے گھبراتے نہیں بلکہ اسے سیکھنے کا موقع سمجھتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر بچوں کو ہر مشکل سے بچا کر رکھا جائے تو وہ زندگی کے حقیقی مسائل کے سامنے کمزور ثابت ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کو بتدریج مشکلات کا سامنا کرنے اور ان سے سیکھنے کا موقع دیا جائے۔ تحقیقی مطالعات سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن بچوں میں Resilience یعنی مشکلات سے نکلنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے وہ تعلیمی میدان میں بھی بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں اور ان میں ذہنی دباؤ کا سامنا کرنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

بچوں کو مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سکھانے کے مؤثر طریقے:

مثبت سوچ کی تربیت

بچوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ ہر مشکل کے اندر کوئی نہ کوئی سبق اور بہتری کا موقع موجود ہوتا ہے۔ اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی غلطیوں پر سخت تنقید کے بجائے انہیں سیکھنے کا موقع سمجھیں اور حوصلہ افزائی کریں۔

مثال کے طور پر اگر کوئی بچہ امتحان میں کم نمبر لے آئے تو اسے ناکامی کا احساس دلانے کے بجائے یہ بتایا جائے کہ یہ ایک موقع ہے جس سے وہ اپنی کمزوریوں کو سمجھ کر مزید محنت کر سکتا ہے۔

خود اعتمادی پیدا کرنا

بچوں میں خود اعتمادی پیدا کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہی اعتماد انہیں زندگی کے مشکل حالات میں مضبوط اور ثابت قدم بناتا ہے۔ جب بچوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ان پر بھروسہ کیا جا رہا ہے اور ان کی کوششوں کو سراہا جا رہا ہے تو وہ زیادہ حوصلے اور اعتماد کے ساتھ چیلنجز کا سامنا کرتے ہیں۔

اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ کلاس روم میں بچوں کی چھوٹی کامیابیوں کو بھی اہمیت دیں، مثبت فیڈبیک فراہم کریں اور ایسا ماحول پیدا کریں جہاں بچے بلا خوف اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ اسی طرح والدین کو بھی چاہیے کہ وہ محبت، حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے ذریعے بچوں کو اپنی صلاحیتوں پر یقین دلائیں۔ اس طرح بچے نہ صرف اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں بلکہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے قابل بھی بن جاتے ہیں۔

مسئلہ حل کرنے کی مہارت سکھانا

بچوں کو صرف مسائل سے آگاہ کرنا کافی نہیں بلکہ انہیں یہ بھی سکھانا ضروری ہے کہ مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کیسے کیا جائے۔ اس کے لیے والدین اور اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کو مختلف سرگرمیوں جیسے گروپ ڈسکشن، رول پلے، اور عملی مثالوں میں شامل کریں تاکہ وہ مسائل کو مختلف زاویوں سے سمجھ سکیں۔ اس طرح بچے نہ صرف مسئلے کی نوعیت کو پہچانتے ہیں بلکہ اس کے ممکنہ حل تلاش کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتے ہیں، جس سے ان کی سوچ میں وسعت آتی ہے۔

جب بچے کسی مسئلے کا حل خود تلاش کرتے ہیں تو ان میں فیصلہ سازی کی مہارت بہتر ہوتی ہے اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں دونوں سے سیکھتے ہیں، جس سے ان میں برداشت، صبر اور خود انحصاری جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہی مہارتیں انہیں مستقبل میں زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتی ہیں اور انہیں ایک مضبوط اور مثبت سوچ رکھنے والا فرد بناتی ہیں۔

جذباتی اظہار کی حوصلہ افزائی

بچوں کو یہ سکھانا بے حد ضروری ہے کہ وہ اپنے جذبات کو صحت منداور مناسب انداز میں بیان کریں۔ اکثر بچے اپنے خوف، پریشانی، غصہ یا مایوسی کو دل میں دبائے رکھتے ہیں، جس کے نتیجے میں ان پر ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے اور وہ اندرونی طور پر بے چینی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اگر بچوں کو ابتدا ہی سے یہ سکھایا جائے کہ اپنے احساسات کو الفاظ میں کیسے بیان کرنا ہے، تو وہ نہ صرف خود کو بہتر طور پر سمجھنے لگتے ہیں بلکہ دوسروں تک اپنی بات بھی مؤثر انداز میں پہنچا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے کہانی سنانا، جذبات پر مبنی گفتگو، اور اظہارِ خیال کی سرگرمیاں انتہائی مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

صبر اور برداشت کی تربیت

مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے صبر ایک بنیادی اور نہایت اہم صفت ہے، اور بچوں کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ زندگی میں ہر کامیابی فوری طور پر حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے مسلسل محنت، مستقل مزاجی اور برداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب بچے یہ سیکھتے ہیں کہ ناکامی یا تاخیر دراصل سیکھنے کے عمل کا حصہ ہے، تو وہ مشکلات سے گھبرانے کے بجائے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اساتذہ اور والدین اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، مثلاً بچوں کو کہانیوں، تاریخی واقعات اور کامیاب شخصیات کی مثالوں کے ذریعے یہ باور کرایا جا سکتا ہے کہ بڑے مقاصد حاصل کرنے کے لیے وقت، صبر اور حوصلہ درکار ہوتا ہے، اور یہی اوصاف انہیں مستقبل میں ایک مضبوط، پُراعتماد اور کامیاب فرد بننے میں مدد دیتے ہیں۔

عملی سرگرمیوں کے ذریعے تربیت

بچوں میں ذہنی اور جذباتی مضبوطی پیدا کرنے کے لیے کھیلوں، ٹیم ورک اور تخلیقی سرگرمیوں کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف ان کی جسمانی نشوونما میں مدد دیتی ہیں بلکہ ان کی شخصیت کو بھی متوازن اور پُراعتماد بناتی ہیں۔ جب بچے ٹیم کے ساتھ کام کرتے ہیں تو وہ باہمی تعاون، برداشت، نظم و ضبط اور ذمہ داری جیسے اوصاف سیکھتے ہیں، اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہر فرد کا کردار کامیابی کے لیے اہم ہوتا ہے۔

سکولوں میں Leadership Activities، Sportsاور Problem-Solving Games کے ذریعے بچوں کو عملی طور پر چیلنجز کا سامنا کروایا جا سکتا ہے، جس سے ان میں نہ صرف مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے بلکہ وہ دباؤ میں بھی بہتر فیصلے کرنا سیکھتے ہیں، اور یہی تجربات انہیں مستقبل کے مشکل حالات کا حوصلے اور اعتماد کے ساتھ مقابلہ کرنے کے قابل بناتے ہیں۔

اساتذہ اور تعلیمی اداروں کا کردار:

تعلیمی ادارے بچوں کی شخصیت سازی میں بنیادی اور فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ یہی وہ جگہ ہوتی ہے جہاں بچے نہ صرف علم حاصل کرتے ہیں بلکہ اپنی سوچ، رویوں اور عادات کو بھی تشکیل دیتے ہیں۔ اساتذہ اس عمل میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں؛ وہ صرف معلومات فراہم کرنے والے نہیں بلکہ بچوں کے لیے عملی نمونہ (رول ماڈل) بھی ہوتے ہیں۔ جب اساتذہ خود مثبت رویہ اپناتے ہیں، مشکلات میں صبر، برداشت اور حکمت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور دوسروں کے ساتھ احترام سے پیش آتے ہیں تو بچے بھی انہی اقدار کو سیکھتے اور اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح اساتذہ کا کردار بچوں کی اخلاقی تربیت اور شخصیت کی مضبوطی میں نہایت اہم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اسکولوں میں ایسا تعلیمی ماحول پیدا کرنا ضروری ہے جہاں بچوں کو کھل کر اپنی رائے دینے، سوال پوچھنے اور اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا موقع ملے۔ جب بچوں کو یہ آزادی اور اعتماد دیا جاتا ہے تو وہ تخلیقی انداز میں سوچنے لگتے ہیں اور نئے خیالات پیش کرنے سے نہیں گھبراتے۔ ایک محفوظ، دوستانہ اور حوصلہ افزا ماحول بچوں میں خود اعتمادی، ہمت اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں بلکہ زندگی کے مختلف چیلنجز کا بھی اعتماد اور مثبت سوچ کے ساتھ سامنا کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔

بچوں کو مشکل وقت کا مقابلہ کرنا سکھانا ان کی زندگی کی سب سے اہم اور بنیادی تربیتوں میں شمار ہوتا ہے، کیونکہ یہی مہارت انہیں مستقبل میں پیش آنے والے مختلف چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اگر بچوں کو ابتدائی عمر ہی سے مثبت سوچ، صبر، خود اعتمادی اور مسئلہ حل کرنے کی عملی مہارتیں سکھا دی جائیں تو وہ نہ صرف تعلیمی میدان میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں بلکہ عملی زندگی میں بھی مضبوط اعصاب اور واضح سوچ کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ ایسے بچے ناکامی سے گھبرانے کے بجائے اسے سیکھنے کا موقع سمجھتے ہیں اور مشکلات کو ترقی کی سیڑھی بنا لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کو مشترکہ طور پر ایسا ماحول فراہم کرنا چاہیے جہاں بچوں کو اظہارِ خیال کی آزادی ہو، انہیں سنا جائے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کی رہنمائی مثبت انداز میں کی جائے۔ جب بچے خود کو محفوظ، بااعتماد اور باصلاحیت محسوس کرتے ہیں تو ان میں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اور یہی مضبوط بنیاد آگے چل کر ایک باشعور، خود مختار اور کامیاب معاشرے کی تشکیل کا سبب بنتی ہے۔

اصغر حمید

اخلاقی تربیت میں کہانیوں اور رول ماڈلز کا کردار

انسانی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ اخلاقی اقدار محض احکامات اور نصیحتوں کے ذریعے دلوں میں راسخ نہیں ہوتیں، بلکہ وہ کہانیوں، کرداروں اور عملی نمونوں کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں۔ خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کی اخلاقی تربیت میں کہانیوں اور رول ماڈلز کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ یہ دونوں عناصر عقل کے ساتھ ساتھ جذبات اور تخیل کو بھی مخاطب کرتے ہیں۔ تعلیم اگر دل تک نہ پہنچے تو وہ معلومات تو بن سکتی ہے، کردار نہیں—اور یہی خلا کہانیاں اور رول ماڈلز پُر کرتے ہیں۔

اخلاقی تربیت: محض نصیحت نہیں، عملی تشکیل

اخلاقی تربیت کا مقصد یہ نہیں کہ طلبہ کو اچھے اور برے کی تعریفیں رٹوا دی جائیں، بلکہ اصل ہدف یہ ہے کہ وہ خود اچھائی کو پسند کریں اور برائی سے فطری نفرت محسوس کریں۔ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اخلاقی اقدار کو جیتی جاگتی صورت میں پیش کیا جائے۔ کہانیاں اور رول ماڈلز اسی جیتی جاگتی اخلاقیات کا عملی اظہار ہوتے ہیں، جو طلبہ کو یہ دکھاتے ہیں کہ سچ بولنا، امانت داری، صبر، احترام اور ایثار صرف الفاظ نہیں بلکہ قابلِ عمل رویے ہیں۔

کہانیاں: اخلاق کو محسوس کرنے کا ذریعہ

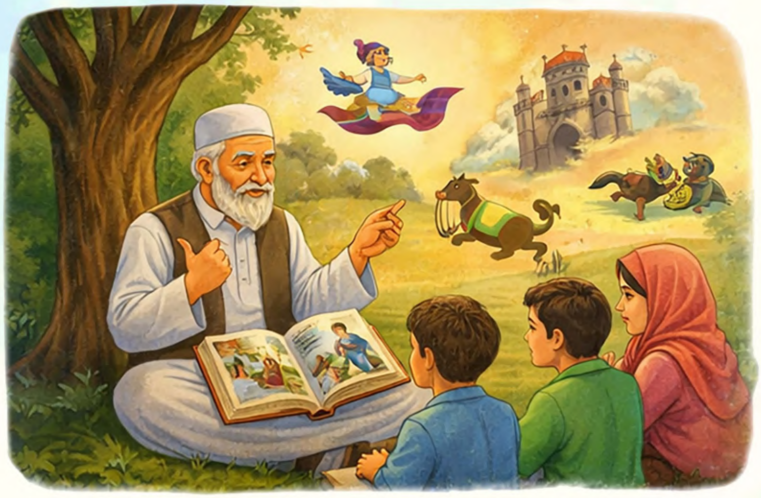

کہانیاں انسانی فطرت کے قریب ترین ذریعۂ تعلیم ہیں۔ ایک اچھی کہانی سننے والا خود کو کردار کے ساتھ جوڑ لیتا ہے، اس کے احساسات کو محسوس کرتا ہے اور اس کے فیصلوں پر غور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہانیاں اخلاقی سبق کو براہِ راست حکم بننے کے بجائے ایک تجربہ بنا دیتی ہیں۔ جب طالب علم کسی کردار کو مشکل حالات میں سچائی پر قائم رہتے دیکھتا ہے تو وہ لاشعوری طور پر اس رویے کو قابلِ تقلید سمجھنے لگتا ہے۔

کہانیوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ تنقید یا وعظ کے بغیر اصلاح کرتی ہیں۔ استاد اگر صرف یہ کہہ دے کہ "سچ بولو" تو اثر محدود رہتا ہے، لیکن اگر وہ ایک ایسی کہانی سنائے جس میں سچ بولنے کی قیمت ادا کرنی پڑی مگر انجام عزت اور کامیابی کی صورت میں نکلا، تو وہ سبق دیرپا بن جاتا ہے۔

رول ماڈلز: وہ اخلاق جو چلتے پھرتے نظر آئیں

رول ماڈلز اخلاقی تربیت کی عملی شکل ہوتے ہیں۔ بچے اور نوجوان وہی بنتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں، نہ کہ وہ جو انہیں بتایا جاتا ہے۔ ایک استاد جو خود وقت کی پابندی کرتا ہے، احترام سے بات کرتا ہے اور دیانت داری سے ذمہ داریاں نبھاتا ہے، وہ غیر محسوس انداز میں اپنے طلبہ کی تربیت کر رہا ہوتا ہے۔

رول ماڈل کی سب سے بڑی طاقت اس کی سچائی ہوتی ہے۔ اگر استاد سچائی کی بات کرے مگر خود جھوٹ سے کام لے، تو طلبہ کے ذہن میں اخلاقی تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس، ایک خاموش مگر باعمل کردار سینکڑوں لیکچرز سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اخلاقی تربیت میں "کہنے" سے زیادہ "بننے" کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایسا کردار طلبہ کے دلوں میں اعتماد اور یقین پیدا کرتا ہے، جو محض الفاظ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

طلبہ اپنے اساتذہ کو دیکھ کر سیکھتے ہیں، اس لیے ہر عمل ایک عملی سبق بن جاتا ہے۔

جب قول اور عمل میں ہم آہنگی ہو تو یہی ہم آہنگی حقیقی تربیت کی بنیاد بن جاتی ہے۔

طلبہ کے لیے عملی رہنمائی

طلبہ کی اخلاقی نشوونما کے لیے کہانیوں اور رول ماڈلز کو شعوری طور پر اپنانا ضروری ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ صرف کامیاب افراد ہی نہیں بلکہ باکردار افراد کو بھی اپنا آئیڈیل بنائیں۔ انہیں یہ سکھایا جائے کہ اصل کامیابی امتحانی نمبروں یا شہرت کا نام نہیں، بلکہ اصولوں پر قائم رہتے ہوئے آگے بڑھنا ہی حقیقی کامیابی ہے۔

طلبہ کو کہانیوں کے بعد سوالات کے ذریعے سوچنے کا موقع دیا جائے، تاکہ ان کی اخلاقی تربیت ممکن بنائی جاسکے۔ جیسے :

- اس کردار نے مشکل وقت میں کون سا درست فیصلہ کیا؟
- اگر آپ اس کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
- اس کہانی سے ہمیں کون سی عملی عادت سیکھنی چاہیے؟

اس طرح کہانی محض سننے کی چیز نہیں رہتی بلکہ گہرائی سے سنجیدگی کے ساتھ سوچنے اور دل سے اپنانے کا بہترین ذریعہ بن جاتی ہے۔

کہانیوں اور رول ماڈلز کا باہمی تعلق

کہانیاں اور رول ماڈلز ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ کہانیاں ذہن میں تصور بناتی ہیں اور رول ماڈلز اس تصور کو حقیقت میں بدل دیتے ہیں۔ جب طالب علم کسی اخلاقی قدر کو کہانی میں پڑھتا ہے اور اپنے استاد یا کسی قریبی شخصیت میں اسے عملی طور پر دیکھتا ہے، تو وہ قدر اس کے دل میں راسخ ہو جاتی ہے۔

یہ وہ مرحلہ ہے جہاں اخلاقی تربیت محض تعلیم نہیں رہتی بلکہ کردار کی تشکیل بن جاتی ہے۔ اساتذہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود طلبہ کے سامنے ایک واضح رول ماڈل بنیں۔ ان کا رویہ، زبان، صبر، انصاف اور طلبہ کے ساتھ برتاؤ خود ایک خاموش نصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر استاد طلبہ سے احترام چاہتا ہے تو اسے پہلے احترام دینا ہوگا؛ اگر وہ ذمہ داری سکھانا چاہتا ہے تو خود ذمہ داری نبھانی ہوگی۔

اساتذہ کے لیے عملی رہنمائی

اساتذہ اخلاقی تربیت میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نصاب کے ساتھ ساتھ کہانیوں اور عملی مثالوں کو تدریس کا حصہ بنائیں۔ روزانہ کی زندگی سے لی گئی مختصر کہانیاں، سیرتِ نبوی ﷺ کے واقعات، صحابہ کرامؓ کی مثالیں، اور قومی و عالمی شخصیات کے مثبت پہلو—یہ سب اخلاقی تربیت کے قیمتی وسائل ہیں۔

اساتذہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود طلبہ کے سامنے ایک واضح رول ماڈل بنیں۔ ان کا رویہ، زبان، صبر، انصاف اور طلبہ کے ساتھ برتاؤ خود ایک خاموش نصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر استاد طلبہ سے احترام چاہتا ہے تو اسے پہلے احترام دینا ہوگا؛ اگر وہ ذمہ داری سکھانا چاہتا ہے تو خود ذمہ داری نبھانی ہوگی. اخلاقی زمہ داریوں کے ساتھ ساتھ پیشہ وارانہ مہارت بھی ضروری ہے۔اس کی تفصیلات سامنے دیئے گئ تصویر سے عیاں

موجودہ دور کے تناظر میں اہمیت

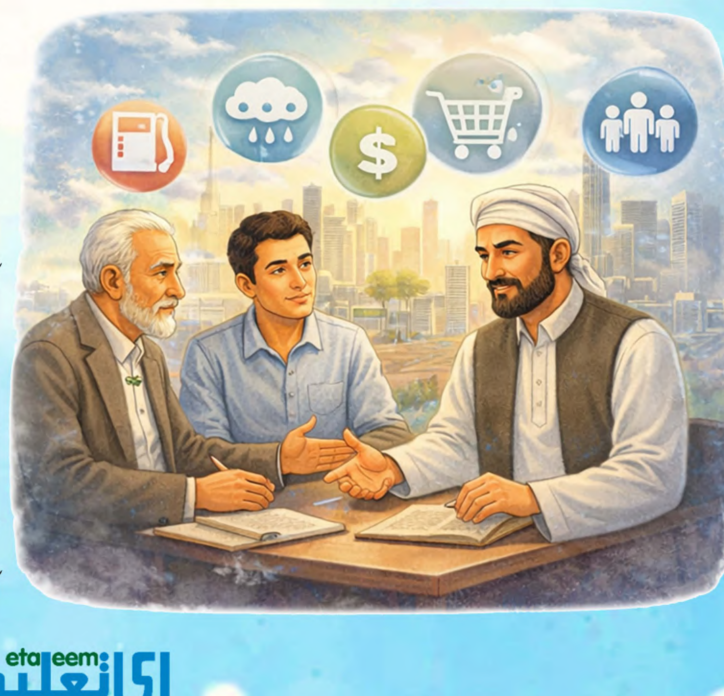

ڈیجیٹل دور میں بچوں کے سامنے بے شمار غیر مرئی رول ماڈلز موجود ہیں—سوشل میڈیا شخصیات، فلمی کردار اور مشہور شخصیات۔ اگر تعلیمی ادارے اور اساتذہ مثبت کہانیوں اور حقیقی رول ماڈلز کو شعوری طور پر متعارف نہ کرائیں تو بچے غلط اقدار کو اپنانے لگتے ہیں۔ اس لیے آج پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ اخلاقی تربیت کو منظّم اور بامقصد انداز میں پیش کیا جائے۔ اخلاقی تربیت کا عمل کتابوں سے شروع ہو کر کردار پر ختم ہوتا ہے اور اس سفر میں کہانیاں اور رول ماڈلز سب سے مؤثر رہنما ہیں۔ کہانیاں دل کو چھوتی ہیں اور رول ماڈلز آنکھوں کے سامنے راستہ دکھاتے ہیں۔

محمد سلیمان

ڈیجیٹل انقلاب اور جدید تدریس

EdTechٹولز جو آج ہر کلاس روم کی ضرورت ہیں

تعلیم کا بدلتا ہوا منظر نامہ

اکیسویں صدی میں تعلیم صرف کتابوں اور بلیک بورڈ تک محدود نہیں رہی۔ ٹیکنالوجی نے سیکھنے اور سکھانے کے عمل کو یکسر بدل دیا ہے۔ آج کے دور میں ایک استاد کا کام صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ طالب علموں میں تنقیدی سوچ (Critical Thinking) اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے "ایڈٹیک" (EdTech) ٹولز اب ایک انتخاب نہیں بلکہ ضرورت بن چکے ہیں۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر تعلیمی ڈھانچے میں، جہاں اساتذہ پر کام کا بوجھ زیادہ ہے، یہ ٹولز نہ صرف وقت بچاتے ہیں بلکہ مشکل تصورات کو آسان بنا کر پیش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

پرانے زمانے کے چارٹس اور ساکن سلائیڈز اب بچوں کی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ جدید کلاس روم میں بصری معاونت (Visual Aids) کے لیے درج ذیل ٹولز ناگزیر ہیں:

1. انٹرایکٹو پریزنٹیشن اور ڈیزائن ٹولز

- Canva for Education: یہ صرف گرافک ڈیزائننگ کا ٹول نہیں ہے بلکہ اساتذہ اس کے ذریعے سبق کے پلان، پوسٹرز اور انٹرایکٹو پریزنٹیشنز بنا سکتے ہیں۔ اس کے "Magic Design" فیچر کے ذریعے AI کی مدد سے منٹوں میں تعلیمی مواد تیار کیا جا سکتا ہے۔
- Nearpod اور Pear Deck: یہ ٹولز عام پاور پوائنٹ سلائیڈز کو ایک زندہ تجربے میں بدل دیتے ہیں۔ دورانِ لیکچر استاد بچوں سے لائیو کوئز پوچھ سکتا ہے، جس کے جوابات سکرین پر فوری نظر آتے ہیں۔

2. گیمنگ اور کوئزپر مبنی لرننگ (Gamification)

بچے اس وقت سب سے زیادہ سیکھتے ہیں جب وہ کھیل رہے ہوں۔ "گی میفیکیشن" نے کلاس روم کے خشک ماحول کو دلچسپ بنا دیا ہے۔

- Kahoot: یہ کلاس روم میں مقابلے کی فضا پیدا کرنے کے لیے بہترین ٹول ہے۔ اساتذہ سبق کے اختتام پر ایک تفریحی کوئز منعقد کر سکتے ہیں جس میں بچے اپنے موبائل یا ٹیبلٹ کے ذریعے حصہ لیتے ہیں۔
- Quizizz: اس کی خاص بات یہ ہے کہ ہر بچہ اپنی رفتار (Pace) سے سوال حل کر سکتا ہے اور استاد کو ہر طالب علم کی کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ مل جاتی ہے۔

3. اسسمنٹ اور فیڈبیک کے جدید طریقے

امتحانات کی تیاری اور پیپر چیکنگ اساتذہ کے لیے سب سے تھکا دینے والا کام ہے۔ ایڈٹیک ٹولز اس عمل کو شفاف اور تیز بناتے ہیں۔

- Google Forms: ٹیسٹ لینے اور ڈیٹا اکٹھا کرنے کا سب سے آسان ذریعہ۔ اس میں خودکار مارکنگ کا آپشن موجود ہے جو استاد کا قیمتی وقت بچاتا ہے۔
- Bloom's Taxonomy کے مطابق اسسمنٹ: جدید ٹولز اب صرف ایم سی کیوز تک محدود نہیں، بلکہ وہ طالب علم کی تجزیاتی صلاحیتوں کو جانچنے کے لیے ڈیزائن کیے جا رہے ہیں۔ اساتذہ کو ایسے پلیٹ فارمز استعمال کرنے چاہئیں جو Student Learning Outcomes (SLOs) کے مطابق رپورٹ تیار کریں۔

4. ڈیجیٹل ریڈنگ اور لائبریری ایپس

مطالعہ کی عادت کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے ڈیجیٹل لائبریریز کا کردار اہم ہے۔ خاص طور پر وہ ایپس جو مقامی زبان اور نصاب کے مطابق ہوں، جیسے کہ AlifLaila Digital App یا اسی طرح کے دیگر پلیٹ فارمز، بچوں میں کہانیوں کے ذریعے سیکھنے کا شوق پیدا کرتے ہیں۔ یہ ایپس خاص طور پر ان سکولوں کے لیے بہترین ہیں جہاں فزیکل لائبریری کی جگہ کم ہے۔

5. آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) کا کردار

2026 میں، AI کے بغیر کسی بھی ایڈٹیک آرٹیکل کا تصور ناممکن ہے۔

- ChatGPT / Gemini: اساتذہ کے لیے سبق کے منصوبے (Lesson Plans) تیار کرنے، پیچیدہ موضوعات کی سادہ وضاحتیں لکھنے اور ای میلز ڈرافٹ کرنے کے لیے یہ بہترین معاون ہیں۔
- AI Image Generators: سائنس یا تاریخ کے اسباق کے لیے حقیقت پسندانہ تصاویر تیار کرنا (مثلاً انسانی دل کی ساخت یا قدیم تہذیب کے مناظر) اب ایک کلک کی دوری پر ہے۔

6. لرننگ مینجمنٹ سسٹم(LMS)

کلاس روم کی مینجمنٹ کے لیے ایک مرکزی نظام کا ہونا ضروری ہے جہاں ہوم ورک، حاضری اور والدین کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا جا سکے۔

- Google Classroom: یہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا مفت ٹول ہے جو پیپر لیس کلاس روم کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرتا ہے۔
- ClassDojo: یہ چھوٹے بچوں کی کلاس کے لیے بہترین ہے، جہاں اساتذہ بچوں کے مثبت رویے پر انہیں ڈیجیٹل بیجز دیتے ہیں، جس سے بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

7. ہائبرڈ اور بلینڈڈ لرننگ: کلاس روم کی دیواروں سے باہر

کرونا وبا کے بعد تعلیم کا تصور بدل چکا ہے۔ اب سیکھنے کا عمل صرف سکول کے چھ گھنٹوں تک محدود نہیں رہا۔

- Flipped Classroom Model: اس ماڈل میں اساتذہ ویڈیو لیکچرز پہلے سے ریکارڈ کر کے بچوں کو بھیج دیتے ہیں (مثلاً Loom یا YouTube کے ذریعے) کلاس کا وقت بحث و مباحثہ اور عملی مشقوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- Khan Academy: یہ ایک بہترین معاون ٹول ہے جو ریاضی اور سائنس کے پیچیدہ موضوعات پر مفت اور معیاری ویڈیوز فراہم کرتا ہے۔ اساتذہ اسے "Remedial Learning" (کمزور طلبہ کی مدد) کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

8. سٹیم (STEM) ایجوکیشن اور کوڈنگ ٹولز

آج کے دور میں بچوں کو صرف صارف (User) نہیں بلکہ خالق (Creator) بننا چاہیے۔

- Scratch: یہ بچوں کو پروگرامنگ کی بنیادی منطق سکھانے کے لیے ایک بہترین بلاک بیسڈ ٹول ہے۔ اس کے ذریعے بچے اپنی کہانیاں اور گیمز خود بنا سکتے ہیں۔
- Simulations (PhET): سائنس کی لیبارٹری ہر سکول میں میسر نہیں ہوتی، لیکن PhET Interactive Simulations کے ذریعے بچے فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے تجربات ڈیجیٹل سکرین پر لائیو کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

9. طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کے لیے ملٹی میڈیا ٹولز

تحریر کے ساتھ ساتھ آواز اور ویڈیو کا استعمال سیکھنے کے عمل کو یادگار بناتا ہے۔

- **Anchor/Spotify for Podcasting:** طلبہ کو کسی موضوع پر اپنی آواز ریکارڈ کرنے اور پوڈکاسٹ بنانے کا ٹاسک دیا جا سکتا ہے۔ اس سے ان کی بول چال (Communication Skills) میں بہتری آتی ہے۔
- **Book Creator:** اس ٹول کے ذریعے بچے اپنی ڈیجیٹل کتابیں خود لکھ اور ڈیزائن کر سکتے ہیں، جس میں وہ اپنی تصاویر اور ویڈیوز بھی شامل کر سکتے ہیں۔

10. ڈیٹا پر مبنی تدریس (Data-Driven Instruction)

ایک جدید استاد کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کی کلاس کا ہر بچہ کہاں کھڑا ہے۔

- **Student Progress Analytics:** جدید ایڈٹیک پلیٹ فارمز اب اساتذہ کو ایسی رپورٹس دیتے ہیں جو بتاتی ہیں کہ کس بچے کو کس خاص موضوع (مثلاً 'فریکشن' یا 'گرامر') میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ اس سے استاد کو اپنی تدریسی حکمت عملی (Teaching Strategy) بدلنے میں مدد ملتی ہے۔

11. خصوصی بچوں کے لیے معاون ٹولز (Inclusive Education)

ٹیکنالوجی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہر قسم کے سیکھنے والے (Learner) کی ضرورت پوری کرتی ہے۔

- **Text-to-Speech اور Speech-to-Text:** وہ بچے جو لکھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں یا جن کی بصارت کمزور ہے، ان کے لیے Google Read & Write جیسے ٹولز متبادل راستہ فراہم کرتے ہیں۔
- **Immersive Reader:** یہ ٹول مشکل الفاظ کے معنی اور تلفظ سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جو خاص طور پر دوسری زبان (ESL) سیکھنے والوں کے لیے کارگر ہے۔

مستقبل کی تیاری

ہم ایک ایسے دور میں جی رہے ہیں جہاں معلومات کی کمی نہیں بلکہ اسے درست طریقے سے استعمال کرنے کا چیلنج ہے۔ ایڈٹیک ٹولز کا مقصد اساتذہ کی جگہ لینا نہیں بلکہ ان کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ جب ایک استاد ان ٹولز کو اپنی ہمدردی، بصیرت اور تجربے کے ساتھ جوڑتا ہے، تو کلاس روم میں حقیقی تبدیلی آتی ہے۔

یاسر نواز

سائبر سیفٹی اور بچوں کا آن لائن تحفظ

ڈیجیٹل دور میں انٹرنیٹ ہماری روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بن چکا ہے۔ تعلیم، تحقیق، تفریح اور رابطے کے ذرائع اب زیادہ تر آن لائن ہو چکے ہیں۔ بچے بھی اس جدید دنیا کا اہم حصہ ہیں۔ آن لائن کلاسز، سوشل میڈیا، گیمز اور ویڈیوز کے ذریعے وہ دنیا سے جُڑتے ہیں۔ مگر جہاں انٹرنیٹ بے شمار مواقع فراہم کرتا ہے، وہیں خطرات بھی موجود ہیں۔

سائبر سیفٹی یعنی آن لائن تحفظ آج کے دور کی ایک بنیادی ضرورت بن چکی ہے۔ اگر ہم بچوں کو ڈیجیٹل دنیا میں محفوظ نہیں رکھیں گے تو وہ نفسیاتی، سماجی اور اخلاقی خطرات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں ہم سائبر سیفٹی کی اہمیت، ممکنہ خطرات، والدین و اساتذہ کی ذمہ داریاں، اور عملی حفاظتی اقدامات پر تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

ڈیجیٹل دور میں بچوں کی آن لائن موجودگی:

آج کا بچہ "ڈیجیٹل نیٹو" کہلاتا ہے۔ وہ کم عمری میں ہی موبائل، ٹیبلیٹ اور لیپ ٹاپ استعمال کرنا سیکھ لیتا ہے۔ آن لائن گیمز، یوٹیوب ویڈیوز، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور تعلیمی ایپس ان کی زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔

بچوں کی آن لائن موجودگی کے مثبت پہلو:

- جدید معلومات تک فوری رسائی
- آن لائن تعلیمی مواقع
- تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ
- عالمی سطح پر رابطے

اگرچہ انٹرنیٹ بچوں کے لیے سیکھنے اور ترقی کے بے شمار مواقع فراہم کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ کئی خطرات بھی موجود ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ غیر محفوظ مواد، سائبر بُلنگ اور پرائیویسی کے مسائل بچوں کی ذہنی اور جذباتی صحت پر منفی اثر ڈال سکتے ہیں، اس لیے احتیاط اور رہنمائی بے حد ضروری ہے۔

بچوں کو درپیش آن لائن خطرات:

1. سائبر بُلنگ (Cyber Bullying)

آن لائن ہراسانی یا مذاق اُڑانا بچوں کی ذہنی صحت پر گہرے اثرات ڈال سکتا ہے۔ مسلسل تنقید، مذاق یا دھمکی آمیز پیغامات بچے کو ڈپریشن اور کم اعتمادی کا شکار بنا سکتے ہیں۔

2. نامناسب مواد تک رسائی

انٹرنیٹ پر ہر قسم کا مواد دستیاب ہے۔ اگر نگرانی نہ ہو تو بچے غیر اخلاقی یا ان کی عمر کے لیے نامناسب مواد دیکھ سکتے ہیں۔

3. آن لائن فراڈ اور اسکیمرز

بچوں کو جعلی لنکس، انعامات یا گیم پوائنٹس کے بہانے دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ وہ لاعلمی میں ذاتی معلومات شیئر کر دیتے ہیں۔

4. آن لائن گیم ایڈکشن

زیادہ وقت آن لائن گیمز کھیلنا بچوں کی تعلیمی کارکردگی اور سماجی زندگی کو متاثر کر سکتا ہے۔

5. آن لائن پریڈیٹرز (Online Predators)

کچھ افراد جعلی شناخت بنا کر بچوں سے دوستی کرتے ہیں اور ان کا اعتماد حاصل کر کے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

سائبر سیفٹی کی اہمیت:

سائبر سیفٹی صرف ٹیکنالوجی کا مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی ذمہ داری بھی ہے۔ بچوں کو محفوظ آن لائن ماحول فراہم کرنا والدین، اساتذہ اور اداروں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

سائبر سیفٹی کیوں ضروری ہے؟

- بچوں کی ذہنی اور جذباتی صحت کا تحفظ
- ذاتی معلومات کی حفاظت
- محفوظ اور مثبت ڈیجیٹل تجربہ

والدین کا کردار:

والدین بچوں کے اولین محافظ ہیں۔ انہیں چاہیے کہ:

- بچوں کے ساتھ کھل کر آن لائن سرگرمیوں پر بات کریں
- سکرین ٹائم کا متوازن نظام بنائیں
- پیرنٹل کنٹرول سیٹنگز استعمال کریں
- بچوں کو ذاتی معلومات شیئر نہ کرنے کی تربیت دیں
- خود بھی ذمہ دار ڈیجیٹل رویہ اختیار کریں

سب سے اہم بات یہ ہے کہ والدین بچوں کے دوست بنیں تاکہ اگر کوئی مسئلہ پیش آئے تو بچہ بلا خوف انہیں آگاہ کر سکے۔

اساتذہ اور تعلیمی اداروں کا کردار:

تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ:

- نصاب میں سائبر سیفٹی شامل کریں
- طلبہ کو آن لائن اخلاقیات (Digital Etiquette) سکھائیں
- ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کریں
- شکایات کے لیے محفوظ نظام قائم کریں

اساتذہ بچوں کو یہ شعور دیں کہ آن لائن دنیا بھی حقیقی دنیا کی طرح قوانین اور اخلاقیات کی پابند ہے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے تحفظ:

جدید ٹیکنالوجی بچوں کے تحفظ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے:

- پیرنٹل کنٹرول سافٹ ویئر
- کنٹینٹ فلٹرنگ سسٹمز
- اسکرین ٹائم مینجمنٹ ایپس
- سیکیورٹی اینٹی وائرس پروگرام

ذہنی صحت اور سائبر سیفٹی:

آن لائن دباؤ، موازنہ اور منفی تبصرے بچوں کی ذہنی صحت کو متاثر کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ:

- بچوں کو خود اعتمادی سکھائی جائے
- مثبت آن لائن استعمال کی حوصلہ افزائی کی جائے
- آف لائن سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے
- خاندانی وقت کو اہمیت دی جائے

حکومتی اور معاشرتی ذمہ داری:

ریاستی سطح پر بھی اقدامات ضروری ہیں:

- سائبر کرائم قوانین کا مؤثر نفاذ
- بچوں کے لیے محفوظ ڈیجیٹل پالیسیاں
- عوامی آگاہی مہمات
- اسکول سطح پر تربیتی پروگرام

معاشرے کو چاہیے کہ وہ بچوں کی حفاظت کو اولین ترجیح دے۔

آج کی حفاظت، کل کی کامیابی:

ڈیجیٹل دنیا سے بچنا ممکن نہیں، مگر اسے محفوظ بنانا ضرور ممکن ہے۔ سائبر سیفٹی صرف ایک موضوع نہیں بلکہ ایک عہد ہے — اپنے بچوں کے محفوظ اور روشن مستقبل کا عہد۔ جب ہم بچوں کو شعور، اعتماد اور درست تربیت فراہم کرتے ہیں تو ہم انہیں صرف آن لائن خطرات سے بچانا نہیں سکھاتے بلکہ ان کی شخصیت کو مضبوط، بااعتماد اور ذمہ دار بھی بناتے ہیں، تاکہ وہ ڈیجیٹل دنیا میں سمجھداری اور تحفظ کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔

سائبر سیفٹی اور بچوں کا آن لائن تحفظ محض ایک تکنیکی معاملہ نہیں بلکہ یہ ایک جامع اخلاقی، سماجی، نفسیاتی اور تعلیمی ذمہ داری ہے۔ موجودہ دور میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہماری روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ بچے تعلیم، تفریح، سماجی رابطوں اور معلومات کے حصول کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسے میں یہ تصور کرنا کہ ہم بچوں کو مکمل طور پر ڈیجیٹل دنیا سے دور رکھ سکتے ہیں، حقیقت پسندانہ نہیں۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس ڈیجیٹل دنیا کو محفوظ، مثبت اور تعمیری بنائیں۔

اس کے علاوہ، ہمیں بچوں کی ذہنی اور جذباتی تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ انہیں تنقیدی سوچ (Critical Thinking) سکھانا، آن لائن معلومات کی سچائی پرکھنے کی صلاحیت دینا، اور خود اعتمادی کو مضبوط کرنا انہیں ڈیجیٹل خطرات سے نمٹنے کے قابل بناتا ہے۔ جب بچے خود باخبر اور باشعور ہوں گے تو وہ زیادہ محفوظ فیصلے کر سکیں گے۔

آخر میں، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ بچوں کی حفاظت صرف جسمانی حد تک محدود نہیں۔ ڈیجیٹل تحفظ بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا حقیقی دنیا میں تحفظ۔ اگر والدین، اساتذہ، ادارے اور حکومت مشترکہ حکمت عملی کے تحت شعور، ذمہ داری اور تعاون کے ساتھ کام کریں تو ہم ایک ایسی ڈیجیٹل فضا قائم کر سکتے ہیں جو محفوظ، مثبت اور بااعتماد ہو۔

"آج کی ڈیجیٹل حفاظت، کل کی مضبوط نسل کی ضمانت ہے۔"

مالک خان سیال

مطالعہ کا ذوق کیسے پیدا کیا جائے؟

تعلیمی اداروں میں طلبہ وطالبات کے مابین ریڈنگ کلچر پیدا کرنے بارے عملی رہنمائی

تعلیم صرف نصابی کتابیں پڑھانے کا نام نہیں بلکہ طلبہ کے اندر سیکھنے کی مستقل خواہش پیدا کرنے کا عمل ہے۔ وہ طلبہ جو مطالعہ کے عادی ہو جاتے ہیں وہ صرف امتحانات میں کامیاب نہیں ہوتے بلکہ زندگی بھر سیکھنے والے افراد بن جاتے ہیں۔ مطالعہ انسان کی سوچ کو وسعت دیتا ہے، تخلیقی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے اور شخصیت میں گہرائی پیدا کرتا ہے۔

آج کے دور میں جہاں موبائل فون، سوشل میڈیا اور مختصر ویڈیوز نے بچوں کی توجہ کو منتشر کر دیا ہے، وہاں سکول اور اساتذہ کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ وہ طلبہ کے اندر (Reading Habits) مطالعہ کی عادت پیدا کریں اور سکول میں ایک مضبوط Reading Culture مطالعہ کی ثقافت کو فروغ دیں۔ اگر سکول میں مطالعہ کو ایک مثبت سرگرمی اور خوشگوار عادت کے طور پر پیش کیا جائے تو بچے آہستہ آہستہ کتابوں سے دوستی کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

ذیل میں چند عملی اقدامات پیش کیے جارہے ہیں جن کی مدد سے اساتذہ سکول میں مطالعہ کا ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔

1۔ استاد خود مطالعہ کا نمونہ بنے

طلبہ پر سب سے زیادہ اثر استاد کے کردار اور رویے کا ہوتا ہے۔ اگر استاد خود کتابوں سے محبت رکھتا ہو اور کلاس میں مختلف کتابوں کا ذکر کرے تو طلبہ بھی اس طرف مائل ہوتے ہیں۔

استاد کو چاہیے کہ:

- کلاس میں کبھی کبھار اپنی پسندیدہ کتابوں کا ذکر کرے۔
- مختلف کتابوں کے حوالے دے کہ میں نے فلاں کتاب سے یہ سیکھا۔
- طلبہ کو بتائے کہ اس نے حال ہی میں کیا پڑھا ہے۔
- مطالعہ کو علم اور شخصیت کی ترقی سے جوڑ کر پیش کرے۔

2۔ کلاس روم میں چھوٹا سا Reading Corner بنائیں

ہر کلاس روم میں اگر ایک چھوٹا سا Reading Corner بنا دیا جائے تو یہ بچوں کے لیے کتابوں کی طرف پہلا قدم ثابت ہو سکتا ہے۔

اس کے لیے:

- مختلف عمر کے مطابق کہانیاں اور معلوماتی کتابیں رکھی جائیں۔
- رنگین اور دلچسپ کتابوں کا انتخاب کیا جائے۔
- طلبہ کو وقفے یا فارغ وقت میں وہاں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

3۔ روزانہ چند منٹ مطالعہ کے لیے مختص کریں

اگر سکول میں روزانہ 10 سے 15 منٹ Silent Reading Time **خاموش مطالعہ کا وقت** رکھا جائے تو اس سے طلبہ میں باقاعدہ مطالعہ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

اس دوران:

- تمام طلبہ خاموشی سے کتاب پڑھیں۔
- استاد بھی اسی وقت مطالعہ کرے تاکہ مثال قائم ہو۔
- یہ وقت امتحان یا ہوم ورک سے آزاد ہو۔

4۔ کہانی سنانے کی سرگرمی (Storytelling)

بچوں کے اندر مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لیے Storytelling ایک نہایت مؤثر طریقہ ہے۔

اساتذہ:

- ہفتے میں ایک دن کہانی سنانے کی سرگرمی رکھ سکتے ہیں۔
- اخلاقی، سائنسی یا تاریخی کہانیاں سنائیں۔
- طلبہ کو بھی کہانی سنانے کا موقع دیں۔

اس سے بچوں میں تجسس اور کتابوں سے دلچسپی بڑھتی ہے۔

5۔ کتابوں کے بارے میں گفتگو کروائیں

مطالعہ کے بعد اگر طلبہ کو اپنی رائے دینے کا موقع ملے تو ان کی دلچسپی مزید بڑھتی ہے۔

مثلاً:

- طلبہ سے پوچھیں کہ کتاب میں انہیں کیا پسند آیا۔
- کہانی کا سب سے دلچسپ کردار کون سا تھا؟
- اگر وہ مصنف ہوتے تو کیا تبدیلی کرتے؟

اس سے Critical Thinking **تنقیدی سوچ** بھی پیدا ہوتی ہے۔

6۔ Reading Competitions کا انعقاد

سکول میں مختلف Reading Activities منعقد کی جا سکتی ہیں، جیسے:

- بک ریویو مقابلہ
- کہانی سنانے کا مقابلہ
- بلند آواز سے پڑھنے کا مقابلہ
- ماہِ مطالعہ مہم

ان سرگرمیوں سے طلبہ میں مثبت مقابلے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

7۔ سکول لائبریری کو فعال بنائیں

لائبریری سکول میں Reading Culture کا مرکزی ستون ہوتی ہے۔ اگر لائبریری فعال ہو تو طلبہ میں مطالعہ کی عادت تیزی سے فروغ پاتی ہے۔

اس کے لیے:

- ہفتہ وار لائبریری پیریڈ رکھا جائے۔
- طلبہ کو باقاعدگی سے کتابیں جاری کی جائیں۔
- نئی اور دلچسپ کتابوں کا اضافہ کیا جائے۔

8۔ والدین کو بھی اس عمل میں شامل کریں

اگر گھر میں بھی مطالعہ کا ماحول ہو تو اس کے نتائج زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔

اساتذہ والدین کو یہ مشورہ دے سکتے ہیں کہ :

- گھر میں بچوں کے لیے کتابیں رکھیں۔
- روزانہ کچھ وقت بچوں کے ساتھ پڑھنے میں گزاریں۔
- موبائل کے استعمال کو محدود کریں۔

10۔ مطالعہ کو شخصیت سازی سے جوڑیں

طلبہ کو یہ احساس دلانا ضروری ہے کہ مطالعہ صرف امتحان کے لیے نہیں بلکہ زندگی کے لیے ضروری ہے۔

انہیں بتایا جائے کہ :

- بڑے رہنما اور مفکرین کثرت سے مطالعہ کرتے تھے۔
- مطالعہ ذہن کو مضبوط بناتا ہے۔
- کتابیں انسان کی بہترین دوست ہوتی ہیں۔

9۔ مطالعہ کو خوشگوار تجربہ بنائیں

بچوں پر زبردستی مطالعہ مسلط کرنے کے بجائے اسے ایک خوشگوار، دلچسپ اور سیکھنے سے بھرپور سرگرمی بنایا جائے۔ مثلاً:

- تصویری کتابیں
- مزاحیہ کہانیاں
- سائنسی معلوماتی کتابیں
- تاریخی واقعات

جب بچے اپنی پسند کی کتاب پڑھتے ہیں تو وہ مطالعہ سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

سکول میں Reading Culture پیدا کرنا ایک دن یا ایک سرگرمی کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک مسلسل عمل ہے۔ جب استاد خود مطالعہ کا شوقین ہو، کلاس روم میں کتابوں کا ماحول ہو، لائبریری فعال ہو اور طلبہ کو مختلف سرگرمیوں کے ذریعے کتابوں سے جوڑا جائے تو آہستہ آہستہ سکول میں مطالعہ کی مضبوط روایت قائم ہو جاتی ہے۔

یاد رکھنا چاہیے کہ جو قومیں کتابوں سے دوستی کر لیتی ہیں وہ علم، تحقیق اور ترقی میں آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اگر ہمارے سکولوں میں طلبہ کے اندر مطالعہ کا شوق پیدا ہو جائے تو یہی بچے مستقبل میں باشعور، تخلیقی اور ذمہ دار شہری بن کر معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گے۔

کلاس روم میں روبوٹکس اور مصنوعی ذہانت (AI) کا کردار

جدید تعلیم میں ٹیکنالوجی کا کردار بڑھتا جا رہا ہے اور روبوٹکس اور مصنوعی ذہانت (AI) اس تبدیلی کے اہم محرک بن چکے ہیں۔ کلاس روم محض علم حاصل کرنے کی جگہ نہیں رہی بلکہ ایسا ماحول بن گیا ہے جہاں طلبہ عملی تجربات، تخلیقی سوچ اور ڈیجیٹل مہارتیں سیکھتے ہیں۔ AI اور روبوٹکس نہ صرف سیکھنے کے عمل کو شخصی نوعیت کا بناتے ہیں بلکہ طلبہ کو مستقبل کے لیے تیاری کرنے اور پیچیدہ مسائل حل کرنے کی صلاحیت بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم دیکھیں گے کہ یہ ٹیکنالوجیز تعلیمی نظام کو بدل رہی ہیں، اساتذہ کی مہارتوں میں اضافہ کر رہی ہیں اور کلاس روم میں جدید تعلیمی انقلاب لا رہی ہیں۔

1. مصنوعی ذہانت (AI) کا تعلیمی کردار اور گہرا اثر

مصنوعی ذہانت محض ایک سافٹ ویئر نہیں بلکہ ایک "ذہین معاون" ہے جو تعلیمی نظام کے ہر پہلو کو متاثر کر رہا ہے۔ AI کی بدولت ہر طالب علم کی سیکھنے کی رفتار، دلچسپی، اور استعداد کے مطابق تعلیمی مواد فراہم کیا جا سکتا ہے، جس سے "ون سائز فٹس آل" کی روایتی تعلیم کا تصور ختم ہو رہا ہے۔

اہم پہلو:

اڈاپٹیو لرننگ (Adaptive Learning) AI: الگورتھم طلبہ کی سیکھنے کی عادات، رفتارات، اور تجزیاتی صلاحیتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی طالب علم بصری مواد سے بہتر سیکھتا ہے، تو سسٹم اسے ویڈیوز اور انٹرایکٹو چارٹس فراہم کرتا ہے اور اگر کوئی زیادہ تر پڑھ کر سمجھتا ہے، تو اس کے لیے مکمل متن اور نوٹس تیار کیے جاتے ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ اڈاپٹیو لرننگ طلبہ کی کارکردگی میں 20 سے 30 فیصد تک اضافہ کر سکتی ہے۔

پیشن گوئی کا تجزیہ (Predictive Analytics): AI کے ذریعے طلبہ کے پچھلے امتحانات، اسائنمنٹس اور آن لائن سرگرمیوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کون سے طلبہ مشکلات کا شکار ہو سکتے ہیں اور فوری مداخلت کے ذریعے انہیں مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔

زبان کی رکاوٹوں کا خاتمہ : کثیر اللسانی کلاس روم میں AI پر مبنی ترجمہ ٹولز جیسے گوگل ٹرانسلیٹ اور Microsoft Translator فوری اور درست ترجمہ فراہم کرتے ہیں، جس سے تمام طلبہ یکساں سیکھنے کے مواقع حاصل کرتے ہیں۔

مزید برآں، AI تعلیمی مواد کو خودکار انداز میں اپڈیٹ بھی کر سکتا ہے، مثال کے طور پر جدید سائنسی تحقیقات، اعداد و شمار اور عالمی خبریں طلبہ کے مطالعے میں شامل کی جا سکتی ہیں، جس سے تعلیم وقت کے تقاضوں کے مطابق ہو جاتی ہے۔

2. روبوٹکس: عملی سائنس اور انجینئرنگ کا امتزاج

روبوٹکس کلاس روم میں تھیوری اور پریکٹیکل کے درمیان پل کا کام کرتا ہے اور طلبہ میں تکنیکی، تخلیقی اور معاشرتی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔

اہم فوائد:

تعاون پر مبنی سیکھنا (Collaborative Learning): طلبہ گروپس میں روبوٹک کٹس پر کام کرتے ہیں، جس سے ٹیم ورک، قیادت اور باہمی اعتماد بڑھتا ہے۔

گروپس میں کام کرنے کے دوران طلبہ یہ سیکھتے ہیں کہ مختلف خیالات کو کیسے یکجا کیا جائے اور مسئلہ حل کرنے کے لیے کس طرح مشترکہ حکمت عملی بنائی جائے۔

تخلیقی مسائل کا حل (Creative Problem Solving): جب روبوٹ پروگرامنگ کے مطابق حرکت نہیں کرتا، تو طلبہ کو "ڈی بگنگ" کرنی پڑتی ہے۔ یہ عمل انہیں سکھاتا ہے کہ ناکامی سے گھبرانے کی بجائے منظم اور منطقی انداز میں غلطیوں کی نشاندہی کریں۔

سخت گیر مہارتیں (Hard Skills): روبوٹکس کے ذریعے طلبہ سینسرز، موٹرز، سرکٹس اور مکینیکل ڈیزائن کے بارے میں عملی معلومات حاصل کرتے ہیں، جو مستقبل میں انجینئرنگ، روبوٹکس، اور مینوفیکچرنگ کی صنعتوں میں کام آتی ہیں۔

عالمی مثالیں:

- **Lego Mindstorms**: سکول میں کوڈنگ اور روبوٹ پروگرامنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- **Sphero**: طلبہ کو ریاضی اور فزکس کے عملی اصول سکھانے کے لیے انٹرایکٹو روبوٹ۔
- **FIRST Robotics Competition**: عالمی سطح کا مقابلہ جس میں طلبہ تکنیکی تخلیق، ٹیم ورک اور پریزنٹیشن کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔

3. اساتذہ کی مہارتوں میں اضافہ اور ڈیجیٹل تبدیلی

ٹیکنالوجی اساتذہ کو متبادل نہیں کرتی بلکہ انہیں "سپر پاورز" فراہم کرتی ہے، جس سے تعلیم زیادہ مؤثر اور شخصی نوعیت کی بن جاتی ہے۔

اہم پہلو:

ڈیٹا پر مبنی فیڈ بیک AI: ٹولز روزانہ کی بنیاد پر طلبہ کی کارکردگی کے گراف اور چارٹس پیش کرتے ہیں، جس سے استاد کو فوراً معلوم ہوتا ہے کہ کون سا حصہ سمجھ نہیں آیا اور کون سا حصہ مزید وضاحت کا متقاضی ہے۔

نصاب کی تیاری (Curriculum Design) AI: کی مدد سے اساتذہ سیکنڈوں میں سبق کے منصوبے، کوئز اور سرگرمیاں تیار کر سکتے ہیں، جس سے وہ تخلیقی اور جدید تدریسی طریقے اپنانے کے قابل ہوتے ہیں۔

بلومز ٹیکسونومی کا اطلاق AI: نچلے درجے کی مہارتوں (یاد کرنا، سمجھنا) کو خودکار بناتا ہے، جس سے استاد کا وقت اعلیٰ درجے کی مہارتوں (تجزیہ، تخلیق) پر مرکوز ہوتا ہے۔

جدید تحقیق:

تعلیمی اداروں میں AI کے استعمال سے طلبہ کی کارکردگی میں 15 سے 25 فیصد تک اضافہ دیکھا گیا ہے اور اساتذہ کے وقت کی بچت 30 فیصد تک ہو سکتی ہے۔

4. جدید کلاس روم کی عملی مثالیں اور ٹولز

مستند اور عملی تعلیم کے لیے روبوٹکس اور AI کے جدید ٹولز کی ضرورت ہے:

تعلیمی روبوٹس: 'Lego Mindstorms' اور 'Sphero' طلبہ کو کوڈنگ اور ریاضی کے پیچیدہ مسائل حل کرنے کی صلاحیت دیتے ہیں۔

AI پلیٹ فارمز: 'Khan Academy' کا 'Khanmigo' اور AI 'Duolingo' کی مدد سے زبانیں اور دیگر مضامین سکھاتے ہیں۔

ورچوئل رئیلٹی AI: کے ساتھ VR کے ذریعے طلبہ مریخ کی سیر، انسانی جسم کے اندرونی حصوں کا مشاہدہ اور تاریخی مقامات کی ورچوئل سیر کر سکتے ہیں، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ دلچسپ اور مؤثر بن جاتا ہے۔

آن لائن لرننگ اینالٹکس AI: طلبہ کے آن لائن تعاملات، کوئز کے جوابات اور فورم کی شرکت کا تجزیہ کر کے ذاتی نوعیت کی تعلیمی رپورٹس فراہم کرتا ہے۔

5. مستقبل کے امکانات اور سماجی اثرات

آنے والے دس سالوں میں کلاس روم کی شکل اور طریقہ تعلیم مکمل طور پر بدل جائے گا:

گلوبل کلاس روم AIاور VR: کے ذریعے دنیا بھر کے طلبہ اور اساتذہ ایک ورچوئل اسپیس میں منصوبوں پر کام کر سکیں گے۔ جغرافیائی سرحدیں تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں رہیں گی۔

ملازمتوں کے لیے تیاری: 2030 تک زیادہ تر پیشہ ورانہ شعبے AI اور آٹومیشن پر مبنی ہوں گے۔ جو طلبہ آج اسکول میں AI اور روبوٹکس سے واقف ہوں گے، وہ کل کی معیشت میں زیادہ کامیاب ہوں گے۔

اخلاقی شعور: تعلیمی اداروں کا ایک اہم مقصد طلبہ کو AI کے اخلاقی استعمال، ڈیجیٹل شہریت، معلومات کی درستگی، اور ذاتی ڈیٹا کے تحفظ کے بارے میں آگاہ کرنا ہوگا۔

سماجی شمولیت AI: کثیر اللسانی اور مختلف صلاحیتوں والے طلبہ کے لیے یکساں مواقع فراہم کر رہا ہے، جس سے تعلیم میں شمولیت (Inclusion)اور مساوات (Equity) بڑھ رہی ہے۔

روبوٹکس اور مصنوعی ذہانت محض تکنیکی اصطلاحات نہیں، بلکہ انسانی صلاحیتوں کو بڑھانے والے مؤثر اوزار ہیں۔ کلاس روم میں ان کا کردار صرف "اضافی سہولت" کا نہیں بلکہ تعلیمی ڈھانچے کی بنیاد بن چکا ہے۔ AI اور روبوٹکس نہ صرف طلبہ کی علمی، عملی اور سماجی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں بلکہ اساتذہ کے کام کو بھی مؤثر اور تخلیقی بناتے ہیں۔

چیلنجز کے باوجود، ان ٹیکنالوجیز کا منصفانہ اور دانشمندانہ استعمال ایک ایسے مستقبل کی ضمانت دیتا ہے جہاں ہر طالب علم اپنی مکمل صلاحیت کے مطابق سیکھ سکے، تخلیق کرے، اور جدید دنیا میں خود کو کامیاب ثابت کرے۔

ارسلان شاکر

تلاوتِ قرآن کے آداب

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے جو انسانیت کے لیے ہدایت، رحمت اور نور کا سرچشمہ ہے۔ اس کی تلاوت محض الفاظ پڑھنے کا نام نہیں بلکہ دل، زبان اور عمل کے ساتھ ایک روحانی تعلق قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو سنوارتی اور اسے سیدھے راستے کی رہنمائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'': **بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے** ''(بنی اسرائیل: 9)۔ رسولِ اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت نہایت ادب، خشوع اور غور و فکر کے ساتھ فرمایا کرتے تھے اور امت کو بھی اس کے آداب سکھائے۔ لہٰذا قرآن کی تلاوت کرتے وقت اس کے ظاہری و باطنی آداب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

تلاوتِ قرآن کے آداب

- خالص نیت کے ساتھ تلاوت کرنا۔
  حدیث'' : اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ''(بخاری: 1)
- وضو اور پاکیزگی کے ساتھ قرآن پڑھنا۔
  قرآن'' : اسے وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں ''(الواقعہ: 79)
- بسم اللہ پڑھ کر تلاوت کا آغاز کرنا۔
  حدیث'' : ہر اہم کام جو بسم اللہ سے شروع نہ ہو وہ بے برکت ہوتا ہے ''(ابو داؤد)
- آہستگی اور تجوید کے ساتھ پڑھنا۔
  قرآن'' : اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ''(المزمل: 4)
- غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا۔
  قرآن'' : کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ ''(محمد: 24)
- خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنا۔
  قرآن'' : جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں اور روتے ہیں ''(مریم: 58)
- خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرنا۔
  حدیث'' : قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو ''(ابو داؤد)
- دوسروں کی تلاوت کو خاموشی سے سننا۔
  قرآن'' : جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو ''(الاعراف: 204)
- قرآن پر عمل کرنے کی نیت رکھنا۔
  حدیث'' : تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''
- قرآن کی بے ادبی سے بچنا۔
  قرآن'' : اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے ''(الحج: 32)

سرگرمیاں

- طلبہ روزانہ چند آیات کی تلاوت کر کے اس کا ریکارڈ رکھیں۔
- بچے تجوید کے ساتھ تلاوت کی عملی مشق کریں۔
- طلبہ آیات کے ترجمے اور مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
- خوبصورت آواز میں تلاوت کا مقابلہ کروایا جائے۔
- قرآن سننے کے آداب پر خاموشی کی مشق کروائیں۔
- طلبہ ایک آیت منتخب کر کے اس پر عمل کرنے کا عہد کریں۔

قرآنِ کریم کی تلاوت انسان کے دل کو نور سے بھر دیتی ہے اور زندگی کو ہدایت کے راستے پر گامزن کرتی ہے۔ اگر قرآن کو اس کے آداب کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ محض تلاوت نہیں بلکہ ایک مکمل روحانی تجربہ بن جاتا ہے جو انسان کے کردار اور اعمال کو سنوار دیتا ہے۔ آیئے ہم قرآن کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، اسے سمجھیں، اس پر عمل کریں اور اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ کریم کی صحیح تلاوت، فہم اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دیا یہ دیر تک جلتا رہے گا

ارسلان شاکر

پاکستان میں معیاری اور مقصدی تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرنے والے اداروں میں **غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن** کا نام ایک معتبر اور باوقار حیثیت رکھتا ہے۔ غزالی سکولز محض تعلیمی اداروں کا جال نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت تعلیمی تحریک ہے، جس کا مقصد ایسے باکردار، باصلاحیت اور ذمہ دار نوجوان تیار کرنا ہے جو علم کے ساتھ اخلاقی پختگی بھی رکھتے ہوں۔ ملک کے دور دراز، پسماندہ اور کم وسائل والے علاقوں میں معیاری تعلیم کی فراہمی، یتیم و مستحق طلبہ کی کفالت، اور اسلامی اقدار کے ساتھ جدید تعلیم کا امتزاج — یہ سب غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے نمایاں امتیازات ہیں۔

اسی فکری اور تعلیمی وژن کا ایک درخشاں مظہر **غزالی پریمیئر کالج سندر، لاہور** ہے، جو ایک باوقار بورڈنگ ادارے کی حیثیت سے 2012 میں قائم کیا گیا۔ اس ادارے کا قیام اس احساس کے تحت عمل میں آیا کہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ایسے بے شمار ذہین اور محنتی طلبہ موجود ہیں جو مالی وسائل کی کمی کے باعث اعلیٰ تعلیم کے مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔ غزالی پریمیئر کالج نے اس خلا کو پُر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور میرٹ، شفافیت اور مساوی مواقع کی بنیاد پر ایک منفرد تعلیمی ماڈل متعارف کرایا۔ غزالی پریمیئر کالج میں ساتویں جماعت سے لے کر انٹرمیڈیٹ تک طلبہ کو مکمل رہائشی اور تعلیمی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ ادارے کی سب سے نمایاں خصوصیت **سو فیصد اسکالرشپ اسکیم** ہے، جس کے تحت منتخب طلبہ کو نہ صرف ٹیوشن فیس بلکہ رہائش، خوراک اور دیگر ضروری سہولیات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ داخلہ ایک باقاعدہ اور شفاف طریقہ کار کے تحت دیا جاتا ہے، تحریری امتحان لیا جاتا ہے تاکہ حقیقی میرٹ کو یقینی بنایا جاسکے۔

لاہور (ملتان روڈ) پر واقع یہ جدید طرز کا بورڈنگ کیمپس بہترین تعلیمی ماحول کا حامل ہے۔ کشادہ اکیڈمک بلاکس، جدید کمپیوٹر لیب، سائنسی سہولیات، وسیع لائبریری اور منظم ہاسٹل سسٹم اس ادارے کو ایک مکمل تعلیمی مرکز بناتے ہیں۔ یہاں پاکستان کے تمام صوبوں کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ ایک ہی چھت تلے تعلیم حاصل کرتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ ادارہ قومی یکجہتی اور بھائی چارے کی عملی تصویر پیش کرتا ہے۔

تاوقتِ تحریر ادارے میں 110 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ ان کی تعلیمی و دیگر ضروریات کے لیے 10 اساتذہ سمیت 25 افراد خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ یہاں طلبہ کی اخلاقی و روحانی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ روزانہ فجر کے بعد قرآنِ مجید کا درس، نظم و ضبط کی پابندی اور اسلامی اقدار کی عملی پاسداری ادارے کے تربیتی نظام کا حصہ ہیں۔ یوں غزالی پریمیئر کالج صرف امتحانی کامیابیوں تک محدود نہیں بلکہ ایک مضبوط اور باکردار شخصیت کی تشکیل کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہے۔

تعلیمی پروگرام کے اعتبار سے ادارہ پری میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آئی سی ایس جیسے اہم گروپس میں انٹرمیڈیٹ کی تعلیم فراہم کرتا ہے، جبکہ ساتویں جماعت سے ہی طلبہ کی بنیاد مضبوط کی جاتی ہے۔ کھیلوں، ادبی مقابلوں، کیریئر کونسلنگ، لسانیات (انگلش، ترکی) کی مہارت اور سکل ڈویلپمنٹ پروگرامز کے ذریعے طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں فارغ التحصیل طلبہ ملک کے ممتاز اداروں مثلاً

National University of Sciences and Technology میں کامیابی کے ساتھ داخلہ حاصل کرتے ہیں۔

یوں غزالی پریمیئر کالج لاہور دراصل غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اس عزم کی عملی تعبیر ہے کہ پاکستان کا کوئی بھی باصلاحیت بچہ وسائل کی کمی کے باعث پیچھے نہ رہ جائے۔ یہ ادارہ علم، کردار اور مواقع کی وہ روشن منزل ہے جہاں خواب حقیقت کا روپ دھارتے ہیں اور قوم کے لیے باوقار قیادت تیار ہوتی ہے۔

پیغام

غزالی پریمیئر کالج لاہور ہمارے لیے محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ ایک ایسی فکری و تربیتی درسگاہ ہے جہاں ہم آنے والے پاکستان کی صورت گری کرتے ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ تعلیم صرف معلومات کے حصول کا نام نہیں بلکہ ایک ایسی ہمہ جہت تربیت ہے جو انسان کی فکر کو جلا بخشے، اس کے کردار کو مضبوط کرے اور اسے زندگی کے بڑے مقاصد سے روشناس کرائے۔ اسی تصور کے تحت ہم اپنے طلبہ کی ایسی آبیاری کرتے ہیں کہ وہ محض امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے نہیں بلکہ شعور، بصیرت اور ذمہ داری کے ساتھ فیصلے کرنے والے افراد بنیں۔ ہم اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اکیسویں صدی کا تقاضا روایتی تعلیم سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔ آج کے دور میں وہی افراد کامیاب ہیں جو علم کے ساتھ مہارت، تخلیقی سوچ اور خود اعتمادی سے بھی آراستہ ہوں۔ اسی لیے ہمارا فوکس اس امر پر ہے کہ طلبہ میں سیکھنے کا شوق پیدا ہو، وہ سوال کرنے کی جرأت رکھیں، نئے امکانات کو تلاش کریں اور اپنی صلاحیتوں کو مسلسل نکھارتے رہیں۔

مستقبل کے حوالے سے ہمارا وژن نہایت واضح ہے۔ ہم اس ادارے کو ایسے تعلیمی ماڈل کے طور پر آگے بڑھانا چاہتے ہیں جہاں جدید علوم، مہارتوں اور ٹیکنالوجی کا امتزاج طلبہ کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں سے فارغ ہونے والا ہر طالب علم نہ صرف اپنے لیے روشن راستہ بنائے بلکہ ملک و قوم کے لیے بھی امید کی ایک کرن ثابت ہو۔

میں اپنے طلبہ کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے وقت کی قدر کریں، سیکھنے کے ہر موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی صلاحیتوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نکھاریں۔ یاد رکھیں، مستقبل انہی کا ہے جو آج محنت، نظم اور مقصد کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ ان شاءاللہ، ہم اسی جذبے کے ساتھ اس ادارے کو ایک ایسی مضبوط بنیاد فراہم کرتے رہیں گے جہاں سے نکلنے والے نوجوان پاکستان کی حقیقی طاقت بن کر ابھریں گے۔

شہباز امتیاز

ڈائریکٹر غزالی پریمیئر کالج

غزالی پریمیئر کالج کے درخشاں ستارے

میرا نام **محمد انس اخوان** ہے اور میرا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے۔ میں نے تقریباً چھ سال غزالی پریمیئر کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی، جبکہ اس سے قبل غزالی اسکول سسٹم شادن لنڈ میں زیرِ تعلیم رہا۔ اس وقت میں اٹلی کی یونیورسٹی آف کیمپانیا سے ڈیٹا سائنس میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ غزالی پریمیئر کالج میرے لیے محض ایک ادارہ نہیں بلکہ ایک گھر کی مانند ہے، جہاں دوستیاں بھائی چارے میں ڈھل گئیں اور ایک ایسا ماحول میسر آیا جس نے ہمیں جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی طور پر مضبوط بنایا۔ یہاں حاصل ہونے والی تعلیم اور تربیت نے نہ صرف میری علمی بنیاد کو مستحکم کیا بلکہ میری شخصیت میں سنجیدگی، مثبت سوچ اور خود اعتمادی پیدا کی، جس کی بدولت آج میں عالمی سطح پر اپنی تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ کم عمری میں ایک عام طالب علم سے ایک بااعتماد اور باکردار انسان بننے کا یہ سفر اسی ادارے کی مرہونِ منت ہے۔ میرا پیغام نوجوان طلبہ کے لیے یہی ہے کہ وہ اپنے اساتذہ اور والدین کا احترام کریں، دوسروں کی مدد کو اپنا شعار بنائیں اور ہر حال میں خود پر یقین رکھیں، کیونکہ یہی خوبیاں انسان کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرتی ہیں۔

میرا نام **حسنین شہزاد** ہے اور میرا تعلق دھریمہ، ضلع سرگودھا سے ہے۔ میں نے ابتدائی تعلیم غزالی ماڈل ہائی سکول دھریمہ سے حاصل کرنے کے بعد 2012 سے 2017 تک غزالی پریمیئر کالج لاہور میں اسکالر شپ پر تعلیم حاصل کی، جہاں میں نے میٹرک میں 93% اور انٹر میڈیٹ میں 90% نمبر حاصل کیے۔ اس ادارے نے نہ صرف میری تعلیمی بنیاد مضبوط کی بلکہ میری شخصیت، خود اعتمادی اور سافٹ اسکلز کو بھی نکھارا۔ بعد ازاں میں نے جامعہ پنجاب سے بی ایس فزکس کیا، غزالی پریمیئر کالج میں بطور انسٹرکٹر خدمات انجام دیں، اور بالآخر محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب میں بطور لیکچرار فزکس (BPS-17) منتخب ہوا، جہاں اس وقت گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج جھاوریاں، سرگودھا میں خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ میری کامیابیوں میں غزالی پریمیئر کالج کا بنیادی کردار ہے، اور میرا پیغام یہی ہے کہ طلبہ محنت، نظم اور سیکھنے کے جذبے کو اپنائیں کیونکہ یہ ادارہ واقعی انسان بناتا ہے، صرف ڈگری نہیں دیتا۔

میرا نام **فیصل ندیم** ہے اور میرا تعلق بہل، ضلع بھکر سے ہے۔ میں نے 2015 سے 2020 تک غزالی پریمیئر کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی، جبکہ اس سے قبل اوّل جماعت سے ساتویں جماعت تک غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ بہل سے اپنی بنیادی تعلیم مکمل کی۔ غزالی پریمیئر کالج سے میٹرک اور انٹر میڈیٹ کے بعد میں نے قائداعظم یونیورسٹی سے بی ایس ہسٹری کی ڈگری حاصل کی اور اس وقت پنجاب کے معروف اقامتی ادارے، پنجاب دانش سکول میں بطور لیکچرر (تاریخ) اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔ غزالی میں گزارا گیا وقت میرے لیے نہایت قیمتی اور یادگار رہا، جہاں تعلیمی معیار کے ساتھ ساتھ متنوع ثقافتی ماحول نے میری شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مختلف علاقوں سے آئے ہوئے طلبہ کے ساتھ رہتے ہوئے میں نے باہمی ہم آہنگی، مؤثر ابلاغ اور عملی زندگی کی اہم مہارتیں سیکھیں، جو آج میرے پیشہ ورانہ سفر میں بھرپور معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ میں موجودہ طلبہ کو یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ وہ اس ادارے میں میسر مواقع سے بھرپور استفادہ کریں، اپنی صلاحیتوں کو نکھاریں اور اس دور کو اپنی زندگی کا بہترین سرمایہ بنائیں۔

ارسلان شاکر

ہم اجالوں کے پیغام بر ہیں

جنوبی پنجاب کا ضلع مظفر گڑھ اپنی جغرافیائی وسعت کے ساتھ ساتھ تعلیمی چیلنجز اور سماجی مسائل کے باعث ایک منفرد اہمیت رکھتا ہے۔ یہاں کے باسی محدود وسائل کے باوجود محنت، استقامت اور بہتر مستقبل کی جستجو میں مصروفِ عمل ہیں۔ ایسے ماحول میں تعلیم کا فروغ کسی چیلنج سے کم نہیں، تاہم اسی سرزمین نے ایسے باہمت افراد بھی پیدا کیے ہیں جو نامساعد حالات کے باوجود علم کی شمع روشن رکھے ہوئے ہیں۔ **رانا صغیر احمد** انہی باعزم شخصیات میں شامل ہیں، جنہوں نے اپنی جدوجہد سے تعلیمی میدان میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔

رانا صغیر احمد نے 2 نومبر 2002 کو غزالی سکول بستی شاہ جمال کے ساتھ بطور پرنسپل اپنے عملی سفر کا آغاز کیا۔ ابتدائی دور میں انہیں ایسے حالات کا سامنا تھا جہاں تعلیمی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں اور والدین کی عدم دلچسپی کے باعث بچوں کی بڑی تعداد تعلیم سے محروم تھی۔ اس صورتحال میں انہوں نے مسلسل محنت اور مؤثر حکمتِ عملی کے ذریعے نہ صرف تعلیمی شعور اجاگر کیا بلکہ لوگوں کا اعتماد بھی بحال کیا۔

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے باہمی اشتراک سے پنجاب کے چند منتخب اضلاع میں آؤٹ آف سکول چلڈرن پروجیکٹ کا آغاز ہوا تو مظفر گڑھ جیسے پسماندہ ضلع کے پسماندہ ترین دیہاتوں میں 250 سکول قائم کیے گئے، جہاں ایک کمرے اور محض 50 طلبہ سے تعلیمی سرگرمیوں کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ مرحلہ ایک بڑا چیلنج تھا، تاہم مستقل مزاجی اور ادارہ جاتی تعاون کے ذریعے اس سفر کو کامیابی کی طرف گامزن کیا گیا۔ آج انہی سکولز میں سے کئی ایسے ہیں جو 8 سے 10 کمروں پر مشتمل باقاعدہ تعلیمی اداروں کی صورت اختیار کر چکے ہیں، جبکہ طلبہ کی تعداد بھی 300 سے تجاوز کر چکی ہے۔

2017 سے بطور کلسٹر انچارج شاہ جمال، رانا صغیر احمد 14 سکولز پر مشتمل ایک منظم تعلیمی نیٹ ورک کی نگرانی کر رہے ہیں، جہاں تقریباً 2200 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں اور 70 افراد پر مشتمل سٹاف تدریسی و انتظامی خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہ ترقی اس امر کی عکاس ہے کہ مؤثر قیادت، واضح وژن اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے تعلیمی اداروں کو نہ صرف قائم رکھا جا سکتا ہے بلکہ انہیں ترقی کی نئی منازل تک بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔

رانا صغیر احمد کی خدمات اس حقیقت کی عملی تصویر ہیں کہ جب مقصد واضح ہو اور نیت میں خلوص شامل ہو تو محدود وسائل بھی بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ ان کی جدوجہد نہ صرف ایک فرد کی کامیابی کی داستان ہے بلکہ معاشرے کے لیے امید، رہنمائی اور مثبت تبدیلی کا پیغام بھی ہے۔

صدائے بلالؓ

حُسنِ اذان مقابلہ

نیکی اور بھلائی میں گزریں صبح و شام

ماہِ رمضان المبارک کے بابرکت موقع پر طلبہ میں ذوقِ اذان کو فروغ دینے کے لیے ایک منفرد اور پُراثر مقابلہ "حُسنِ اذان" منعقد کیا گیا۔ اس مقابلے میں 84 غزالی سکولوں کے 355 طلبہ نے حصہ لیا اور اپنی خوبصورت آوازوں میں اذانیں ریکارڈ کر کے ارسال کیں۔

ننھے منے بچوں کی دلکش اور روح پرور آوازوں میں اذانیں سننا نہایت خوشگوار اور ایمان افروز تجربہ رہا۔ درج ذیل طلبہ پوزیشن ہولڈرز قرار پائے ہیں:

اوّل

حنظلہ یعقوب

اڈہ پل 93، فیصل آباد

10,000 روپے

دوم

حماد حسین

غزالی سکول بہل، بھکر

8,000 روپے

سوم

محمد عاقب

غزالی سکول 79، فیصل آباد

6,000 روپے

اعزازی انعامات (3000 روپے)

عبدالرب خان بٹکرڑ بالا کوٹ، مانسہرہ	غلام حسنین شریعت انسٹیٹیوٹ، قصور	محمد صفیان اخلاص پور، نارووال	عبداللہ اڈہ پل 93، فیصل آباد	احتشام 78 ج ب، فیصل آباد	احمد حسین 343، ٹوبہ ٹیک سنگھ
محمد فہیم 79 ج ب، فیصل آباد	ریحان علی شوکت چک 460 کشمیر کالونی، جھنگ	واصف ظہور شریعت انسٹیٹیوٹ، قصور	عبداللہ سلیم اڈہ پل 93، فیصل آباد	غلام غوث 78 ج ب، فیصل آباد	علی حسن 78 ج ب، فیصل آباد
حیدر وحید 8 کسی، خانیوال	محمد غلام حسن چک 460 کشمیر کالونی، جھنگ	عبدالوہاب اڈہ پل 93 گ ب، فیصل آباد	محمد ابرار ریاض اخلاص پور، نارووال	احد حسین غزالی سکول بہل، بھکر	حذیفہ یعقوب اڈہ پل 93، فیصل آباد
عزیر مظفر 8 کسی، خانیوال	سعد رشید مرید کے، شیخوپورہ	عبد فہد تنویر اڈہ پل 93، فیصل آباد	محمد جہانزیب اخلاص پور، نارووال	اطیب اڈہ پل 93، فیصل آباد	عادل سلیم، امیر حمزہ ناصر 78 ج ب، فیصل آباد

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن

Excellence in Digital Skills

Keep Shining and Excelling – Proud of you!

Under the Ghazali Bano Qabil Project, the MS Office Basic and Intermediate Level courses were successfully completed. A total of 180 students across the 4 centers participated, including 107 in Basic and 73 in Intermediate Level. We proudly appreciate their dedication and outstanding achievement in developing professional digital skills.

Course 1 – Basic Level | Total Marks= 50

1st
Hamza Shahzad
Marks 46
78 JB, Faisalabad

2nd
Sudias Shifa
Marks 41
Kamra, Attock

3rd
Sher Dil
Marks 36
Mehmoodwala, Mianwali

Course 2 – Intermediate Level | Total Marks= 50

1st
Hoorain Suleman
Marks 45
Kamra, Attock

2nd
Muhammad Bilal
Marks 40
Dhareema, Sargodha

3rd
Alisha Bashir
Marks 39
Kamra, Attock

Research & Development Department

غزالی STEM ایجوکیشن پروگرام

ریجنل سے نیشنل میتھ کانٹیسٹ

کامیابی کی نئی داستان

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیرِاہتمام جاری غزالی STEM ایجوکیشن پروگرام طلبہ میں سائنسی، ریاضیاتی اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے ایک اہم اور مؤثر اقدام ہے۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا، ان میں تنقیدی سوچ (Critical Thinking)، مسئلہ حل کرنے کی مہارت (Problem Solving Skills) اور تحقیق کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

غزالی STEM ایجوکیشن پروگرام کے تحت، فیصل آباد ریجن میں سندر STEM کی جانب سے ریجنل میتھ کانٹیسٹ (RMC) کا کامیاب انعقاد کیا گیا، جس میں غزالی سکولز کے مختلف کیمپسز سے تعلق رکھنے والے طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔ اس مقابلے میں طلبہ نے اپنی ریاضیاتی مہارتوں کا شاندار مظاہرہ کیا۔ خصوصی طور پر، غزالی سکول 78JB کے چار ہونہار طلبہ نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ریجنل سطح پر کامیابی حاصل کی اور نیشنل میتھ کانٹیسٹ (NMC) کے لیے منتخب ہوئے۔

بعد ازاں، سندر STEM کے زیرِاہتمام نیشنل میتھ کانٹیسٹ (NMC) کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک بھر کے مختلف اضلاع سے باصلاحیت طلبہ نے شرکت کی۔ الحمدللہ! اس بڑے تعلیمی ایونٹ کا انعقاد نہایت کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ ہمیں فخر ہے کہ غزالی سکول JB 78 کے ان چار طلبہ نے نہ صرف ریجنل سطح پر اپنی قابلیت منوائی بلکہ نیشنل سطح پر بھی فیصل آباد ریجن کی مؤثر نمائندگی کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا۔ ان طلبہ نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں اور انہیں سرٹیفکیٹس کے ساتھ کیش پرائزز سے بھی نوازا گیا۔

غزالی پبلی کیشنز

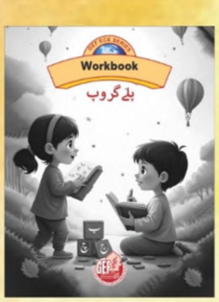

قیمت:380

قیمت:250

قیمت: 275

قیمت:350

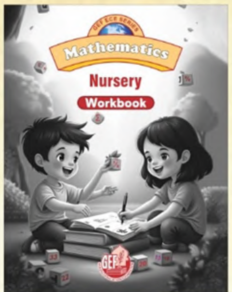

قیمت:220

قیمت:250

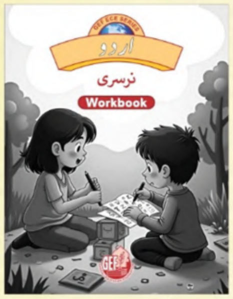

قیمت:330

قیمت:375

قیمت:350

قیمت:400

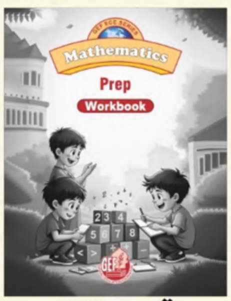

قیمت:300

قیمت:330

قیمت:330

قیمت:350

قیمت:360

قیمت:350

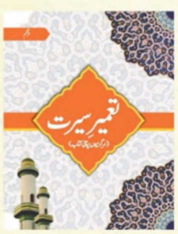

قیمت:250

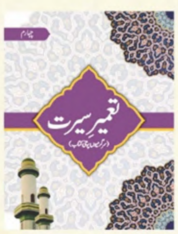

قیمت:250

قیمت:250

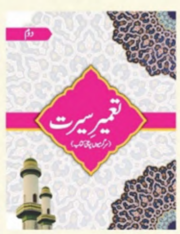

قیمت:220

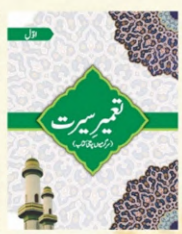

قیمت:220

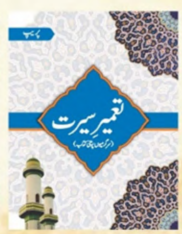

قیمت:200

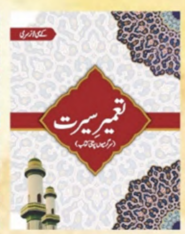

قیمت:200

قیمت:140

قیمت:250

قیمت:220

قیمت:180

قیمت:165

قیمت:140

قیمت:350

قیمت:300

قیمت:200

قیمت:180

قیمت:140

GEF
GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

تعمیر سیرت سیریز

(سرگرمیوں پر مبنی نصابی کتب)

جدید دور کی ضروریات اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے نونہالان کی تربیت اور کردار سازی کے لیے پلے گروپ تا پنجم نصابی کتب تیار کی ہیں۔ ان کتب کی تیاری کا مقصد:

- طلبہ کی اخلاقی تربیت و کردار سازی کرنا
- طلبہ کے اندر قائدانہ اوصاف پیدا کرنا
- مختلف مہارتیں سکھا کر صلاحیتوں میں اضافہ کرنا
- زندگی گزارنے کے آداب اور طریقے سکھانا

تعمیر سیرت سیریز میں بتدریج آداب زندگی، اخلاق حسنہ، رزائل اخلاق، زندگی کی مہارتیں، صحت و حفاظت، آرٹ اینڈ کرافٹ، عقلی صلاحیتوں کا استعمال وغیرہ جیسے موضوعات پر اسباق شامل کیے گئے ہیں۔

یہ کتب ہر سکول کی ضرورت اور ہر بچے کے لیے سود مند ہیں۔ انہیں اپنے سکول کا مستقل حصہ بنائیے۔

- نوٹ: سامپل (سافٹ کاپی) منگوانے کے لیے وٹس ایپ کیجیے۔ 0333-1211244
- ملنے کا پتہ: آفاق سیل آفس، کارپوریشن چوک، آؤٹ فال روڈ، لاہور۔ فون نمبر: 04237150949